5201- یتیموں کی کفالت اورانہیں منہ بولا بیٹا بنانے میں فرق

سوال

کوسووکے اکثرپناہ گزین امریکہ میں داخل ہورہے ہیں اوران کی دیکھ بھال نصرانی تنظیمیں کررہی ہیں ۔
بعض بھا ئیوں کا چاہتے ہیں کہ وہ یتیموں کو اپنے ہاں گھروں میں رکھیں اوران کی پرورش کے ساتھ ساتھ کھلائيں پلائيں اورکفالت کریں ۔
لیکن ایک عالم نے کہا کہ ایسا کرنا حرام ہے اوراسلام میں منہ بولا بیٹا بنانا جائز نہيں ، اورنہ ہی وہ لوگوں کو یتیموں کی کفالت کرنے پرتیار کرتا اورابھارتا ہے ، توکیا ہمیں اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم یتیم کواس کا نام بدلے بغیر منہ بولا بیٹا بنالیں ؟
اورکیا یتیم کفالت کرنے والے کے بچے کی طرح ہی شمارہوگا ؟

پسندیدہ جواب

یتیم کی کفالت اورمنہ بولا بیٹا بنانے میں بہت فرق ہے جسے ہم ذیل کے کچھ نقاط میں بیان کرتے ہیں :

ا- منہ بولا بیٹا بنانا یہ ہے کہ : کوئی شخص کسی یتیم بچے کو حاصل کرکے اسے اپنے کسی صلبی بیٹے جیسا بنا کراسے اپنی طرف منسوب کرلے یعنی اسے اس کی ولدیت کے ساتھ پکارا جانے لگے ، اوراس مردکی محرمات عورتیں اس یتیم بچے کے لیے حلال نہ ہوں اورمنہ بولے بیٹے کے والد کے دوسرے بیٹے اوربیٹیاں اس کے بہن بھائی اوراس شخص کی بہنیں یتیم کی پھوپھیاں بن جائيں اوراسی طرح باقی رشتہ داربھی ۔

دورجاھلیت میں ایسا کیا جاتا تھا ، حتی کہ یہ نام بعض صحابہ کرام کے ناموں سے بھی چمٹے رہے مثلا مقداربن اسود حالانکہ ان کے والد کا نام عمرو تھا لیکن انہیں منہ بولا بیٹا بنانے کی بنا پر مقداد بن الاسود کہا جاتا تھا ۔

اورابتدائے اسلام میں بھی اسی طرح معاملہ چلتا رہا حتی کہ اللہ تعالی نے اسے ایک مشہورقصہ میں حرام قرار دیا کہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ کوزید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پکارا جاتا تھا تواللہ تعالی نے اسے حرام کردیا اورحکم دیا کہ انہیں ان کے آباء کے نام سے پکارا جائے ۔

زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا کے خاوند تھے اوربعد میں زید رضی اللہ تعالی عنہ نے زینب رضی اللہ تعالی عنہا کو طلاق دے دی ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب زینب رضی اللہ تعالی عنہا کی عدت ختم ہوئی تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ کوفرمایا :

جاؤاس کے پاس میرا ذکر کرنا ، وہ گئے اوروہاں پہنچے تووہ آٹے میں خمیرڈال رہی تھیں ، وہ کہنے لگے : اے زینب خوش ہوجا مجھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے وہ تجھے یاد کررہے تھے ، وہ کہنے لگیں میں اس وقت تک کچھ بھی نہیں کرونگی جب تک کہ اپنے رب سے مشورہ نہ کرلوں ، یہ کہہ کر وہ اپنی نماز پڑھنے والی جگہ میں چلی گئيں تونبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اوراس کے پاس چلے گئے ۔

اوراسی بارہ میں اللہ تعالی نے اپنا یہ فرمان نازل فرمایا :

{یاد کرو جب کہ آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جس پر اللہ تعالی نے بھی انعام وفضل کیا اور تونے بھی کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھ اور اللہ تعالی سے ڈر، اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ تعالی ظاہر کرنے والا تھا، اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا حالانکہ اللہ تعالی کا زیادہ حق ہے کہ تو اس سے زیادہ ڈرے۔

پس جب زید (رضی اللہ تعالی عنہ) نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کرلی ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارہ میں کسی قسم کی تنگی نہ رہے جب کہ وہ ان سے اپنی غرض پوری کرلیں اللہ تعالی کا یہ حکم توہو کر ہی رہے گا} الاحزاب (37)۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1428)۔

ب –اب یقینا اللہ تعالی نے منہ بولا بیٹا بنانا حرام کردیا ہے اس لیے کہ اس میں نسب کی ضیاع ہے حالانکہ ہمیں توحکم ہے کہ ہم نسب ناموں کی حفاظت کریں۔

ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے:

(جوشخص بھی علم رکھتے ہوئے اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی طرح منسوب ہو یہ کفر ہے، اور جس نے بھی کسی ایسی قوم میں سے ہونے کا دعوی کیا جس میں اس کا نسب نہیں ہے تووہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے) صحیح بخاری حدیث نمبر (3317) صحیح مسلم حدیث نمبر (61)۔

حدیث میں کفر کا معنی یہ ہے کہ اس نے کفریہ کام کیا ہے نہ کہ وہ دین سے ہی خارج ہوگیا۔

اس لیے کہ اس میں اللہ تعالی کے حرام کردہ چیز کو حلال کرنا ہے۔

اوراس لیے بھی کہ مثلا یتیم جسے منہ بولا بیٹا بنایا جائے اس پر منہ بولا بیٹا بنانے والے نے اپنی بیٹیاں حرام کردی ہیں حالانکہ وہ اس کے لیے مباح اور جائز تھیں جسے اللہ تعالی نے حرام نہیں، اوراسی طرح جس نے منہ بولا بیٹا بنایا ہے اس نے اپنے بعد اس کے لیے وراثت حلال کرلی، اس میں بھی اللہ تعالی کے حرام کردہ کو مباح کرنا ہے، اس لیے کہ وراثت توصلبی اولاد کا حق ہے اوراس نے غیر صلبی کو بھی اس میں شریک کرلیا ہے۔

اور یہ بھی ہے کہ اس سے منہ بولا بیٹا بنانے والے کی اولاد اور منہ بولے بیٹے کے مابین حسد وبغض پیدا ہوگا۔

اس لیے کہ ان کے بعض حقوق کی حق تلفی ہوگی اور وہ یتیم اور منہ بولا بیٹا بغیر کسی حق کے کچھ حقوق حاصل کرلے گا، حالانکہ صلبی بیٹوں کو یہ علم ہے کہ ان کے ساتھ وہ اس کا مستحق نہیں تھا۔

لیکن یتیم کی کفالت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی یتیم بچے کو اپنے گھر یا کسی دوسری جگہ میں ہی اپنی طرف منسوب کیے بغیر ہی اس کی کفالت کرے اوراس کی پرورش اورنان نفقہ کی ذمہ داری برداشت کرے، اوراس میں نہ تووہ کسی حرام کردہ کو حلال اور نہ کی حلال کو حرام کرے جیسا کہ منہ بولا بیٹا بنانے میں ہوتا ہے۔

بلکہ کفالت کرنے والے کو اللہ تعالی کے بعد کریم اوراحسان انعام کرنے والے کی صفت سے متصف ہوگا، اس لیے یتیم کی کفالت کرنے والے کو منہ بولا بیٹا بنانے والے پر قیاس نہیں کیا جائے گا اس لیے کہ اس میں فرق پایا جاتا ہے، اوراس لیے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم بچے کی کفالت کرنے پر ابھارا ہے۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{۔۔۔ اور آپ سے یتیموں کے بارہ میں بھی سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان کی خیر خواہی کرنا بہتر ہے اوراگر تم ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تووہ تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالی بدنیت اورنیک نیت ہر ایک کو خوب جانتا ہے، اوراگر اللہ تعالی چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا یقینا اللہ تعالی غلبہ والا اور حکمت والا ہے} البقرۃ (220)۔

اور پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یتیم کی کفالت کرنے کو جنت میں اپنے ساتھ مرافقت کا سبب بتایا ہے کہ وہ جنت میں ان کے ساتھ رہے گا ۔

سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہونگے ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کرکے اشارہ کیا) صحیح بخاری حدیث نمبر (4998) ۔

لیکن یہاں پر ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ جب بھی یہ یتیم بچے بالغ ہوجائیں توانہیں کفالت کرنے والے شخص کی عورتوں اور بیٹیوں سے علیحدہ کرنا واجب ہوجائیگا ، یہ نہ ہو کہ وہ ایک جانب تو اصلاح کرے اور دوسری طرف غلطی اور فساد کا مرتکب ہوتا رہے ۔

اور اسی طرح یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ بعض اوقات کفالت میں یتیم بچی بھی ہوسکتی ہے اور ہوسکتا ہے وہ خوبصورت بھی ہو اور بلوغت سے قبل اسے اشتہاء بھی ہو اس لیے کفالت کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے بیٹوں کا خیال رکھے کہ کہیں وہ یتیموں کے ساتھ کہیں حرام کام کا ارتکاب نہ کرنے لگیں ، بعض اوقات یہ ہوسکتا ہے اور پھر یہ فساد کا ایسا سبب ہوگا جس کی اصلاح کرنا ممکن نہیں ہوگی ۔

پھر ہم آخر میں اپنے بھائیوں کو یتیموں کی کفالت کرنے پر ابھارتے اور اس کا شوق دلاتے ہیں کہ اس میں بہت زیادہ اجر وثواب ہے اور یہ ایک اخلاقی فریضہ ہے جو آج کل بہت ہی نادر لوگوں میں ملتا ہے صرف وہی لوگ اس پر عمل کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالی خیر و بھلائی کی محبت اور یتیموں اور مسکینوں کی اصلاح اور ان پر مہربانی و نرمی کا برتاؤ کرنا ھبہ کیا ہے ۔

خاص کر کوسوو اور شیشان میں ہمارے بھائیوں نے بہت ہی زیادہ تکالیف اور تنگی اٹھائی ہے ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ان کے سختیاں اور تکلیفوں کو دور کرے اور اس سے نجات عطا فرمائے ۔ آمین ۔

واللہ اعلم .